والوں کی تربیت، پنجم: نوجوانوں کے کیمپ، نظریاتی عملی حیثیت سے۔

یہ ضخیم کتاب لائبریری کی زینت بنانے کے لیے نہیں ہے، بلکہ اسے مسلسل استعمال میں رکھنا چاہیے۔ اس کا انفرادی اور اجتماعی مطالعہ کرنا چاہیے، اور رُوبہ عمل لاکر نتائج و اثرات اور تحریکی کام کی رفتار کا جائزہ لینا چاہیے۔(مسلم سجاد)

مجلّہ **تعبیر**، مدیر: عبدالعزیز ساحر۔ ناشر: شعبہ اُردو، علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی، اسلام آباد۔ صفحات: ۱۵۶+۴۵۔ قیمت: درج نہیں۔

خالص تحقیق، کبھی عام قاری کی دل چسپی کی نہیں ہوتی، پھر بھی علم و ادب سے تھوڑا بہت علاقہ رکھنے والے قارئین، علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی کے اُردو شعبے کے مجلّے تعبیر کے بعض مضامین کو شوق سے پڑھیں گے، مثلاً رؤف پاریکھ کا مضمون، جس میں انھوں نے ''اُردو کی چند نادر و کم یاب خصوصی لغات کا تعارف'' کرایا ہے، یا انیس نعیم کا مضمون جس میں انھوں نے 'مغربی بنگال میں اُردو کے ایک اہم مرکز: مرشد آباد' کے شعرا و ادبا کی کاوشوں کی جھلک دکھائی ہے، یا میرا جی کی محبت میں ڈوبا ہوا طارق حبیب کا مضمون۔ اسی طرح عامر رشید نے دیوان زادہ کے مختلف نسخوں کے مطالعے میں خاص دیدہ ریزی کی ہے۔ لسانی تحقیق پر ظفر احمد اور رشید حسن خاں کے تدوینی امتیازات پر محمد توقیر احمد نے اختصار اور سلیقے سے بات کی ہے۔ ابرار عبدالسلام نے مومن کے حالات میں پہلا مضمون، افتخار شفیع نے مولانا حالی کا ایک غیر مطبوعہ مضمون (اس کے عنوان میں 'ایک نادر اور' کے الفاظ زائد ہیں) اور شفیع انجم نے ایک کم یاب مثنوی یوسف زلیخا کا تعارف کرایا ہے۔ ارشد محمود ناشاد نے گارسین دتاسی کی تاریخ ادبیات اُردو (مرتبہ: معین الدین عقیل) اور ظفر حسین ظفر نے رشید حسن خاں کے خطوط دوم (مرتبہ: ٹی آر رینا) کا تنقیدی تجزیہ کیا ہے۔

رُموزِ اوقاف اور اِملا وغیرہ کے سلسلے میں انگریزی حصّے میں تو معروف و مسلّمہ اصولوں کا خیال رکھا گیا ہے، مگر اُردو حصّے میں ایسا نہیں، مثلاً انگریزی کتابوں کے نام کہیں سیدھے (نارمل) اور کہیں ترچھے (italics)، مضامین کے خلاصوں اور اصولِ اَمالہ میں بھی دو عملی ــــ زیادہ اُلجھن اقتباسات میں ہوتی ہے۔ یہ ایک بالکل نیا اسلوب ہے۔ بعض اوقات اقتباس کے آغاز و انجام کا